# چیچنیا روس کا قبرستان

خرم مراد

بیسویں صدی کی صلیبی جنگ کے شعلے پھیلتے ہی چلے جارہے ہیں۔ مغربی میڈیا کی لہروں' فرانس کے اسکولوں' بوسنیا کے شہروں اور الجیریا کے میدانوں کے بعد' اب افسانوی شہرت کی حامل کوہ قاف کی وادی اور پریوں کے دیس' یعنی قفقاز یا کاکیشیا (Caucasus) کے خوبصورت سبزہ زاروں اور کہساروں کی باری ہے' جو مسلمانوں کے خون سے لہولہان ہو رہے ہیں۔ صرف ۱۰لاکھ کی غالب مسلمان آبادی' اور تقریباً ۱۹ ہزار مربع کلو میٹر کا ننھا منا ملک' چیچنیا اور اس کا دارالحکومت' گروزنی زندگی اور موت کی جنگ لڑرہے ہیں۔ ۶ ہفتے سے' دنیا کی دوسری سوپرپاور کی' یا یوں کہیے کہ اس کی شکست و ریخت کے بعد اس کے وارث ملک روس کی فوجیں دور مار توپیں' ٹینک اور طیارے ان کے اوپر آگ اور خون سے بھرے راکٹ اور بم برسارہے ہیں۔ چیچنیا کے پہاڑ جیسے مجاہدوں کی داد دینا پڑتی ہے کہ پھر بھی گروزنی روسی ٹینکوں کا مرگھٹ بن گیا ہے' اور اس کی سڑکوں پر ہر طرف روسی سپاہیوں کی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ جس ریڈ آرمی کی طاقت کے تصور سے دنیا سہم جاتی تھی' وہ ان مجاہدین کی مزاحمت کے آگے اتنی نااہل' ناکارہ اور کم حوصلہ ثابت ہوگی' یہ اندازہ کس کو ہو سکتا تھا۔

اس میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ بالآخر روس گروزنی پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا--- یہ قبضہ تو اس جیسی طاقت کو' ۶ ہفتے نہیں' ۶ گھنٹے میں کرلینا چاہئے تھا۔ ہفت روزہ ٹائم ۲۳ جنوری' ۹۵ کا کہنا ہے "گزشتہ ہفتہ سے روسی فوج نے اس طرح جنگ کرنا شروع کی ہے جس طرح ایک شہر کو فتح کرنے کے لیے کرنا چاہئے۔ یعنی پہلے ایک عمارت کو توپوں اور ٹینکوں سے اڑا دینا' لڑنے والوں کا تلاش کرکر کے صفایا کرنا' پھر آگے بڑھنا' یہی معاملہ ایک کے بعد دوسری عمارت کے ساتھ کرنا' اسی طرح دھماکہ خیز راکٹوں اور شیلوں سے ایک ایک بلاک' (یعنی اس کا ملبہ) فتح کرتے چلے جانا"۔

اس میں بھی شک نہیں کہ روس کے پاس مفتوحہ چیچنیا میں اتنے میرجعفر موجود ہیں کہ وہ ان کی مدد سے وہاں بظاہر ایک سیاسی ڈھانچہ قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اسپین سے لے کر چیچنیا تک اغیار کے تسلط کی سب سے بڑی وجہ ہمیشہ باہمی افتراق و نزاع اور ننگ آدم ' ننگ دیں ' ننگ وطن میرجعفر اور میر صادق رہے ہیں۔ تین سال قبل چیچنیا کی طرف سے اعلان آزادی کے بعد ہی سے صدر جعفر دودائیف کے خلاف روس اپنے ہم نوا چیچن لیڈروں کو ان کا تختہ الٹنے کے لیے کھڑا کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ ماسکو میں فروغ پذیر چیچن لیڈر ' جو اپنے عوام سے کٹ چکے ہیں ' اس کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں ' مثلاً نام نہاد امن کونسل کے ارسلان خاصبلاتوف ' جو سابق سپریم سوویت کے اسپیکر تھے اور عمرافتاخانوف کی سربراہی میں متحدہ کونسل۔ عمرافتاخانوف نے ۱۵ نومبر کو یہ "خوش خبری" بھی سنا دی تھی کہ ۳۰ نومبر تک چیچن باغی حکومت ختم ہو جائے گی۔ لیکن افسوس کوئی امید بر نہ آئی۔ جب حزب اختلاف اور رضاکاروں کے ذریعہ جعفر دودائیف کے خاتمہ میں کامیابی کے کوئی آثار نظر نہ آئے ' تو صدر یلتسن نے ۹ دسمبر کو ہر ممکن قوت سے بغاوت کو کچل دینے کا اعلان کیا۔ اب گروزنی پر قبضہ کے بعد ' یہ سارے مہرے ایک متبادل نظام بنانے کے لیے دستیاب ہوں گے ' لیکن عوام کی لاشوں پر ایک پایدار نظام کیسے بنے گا۔

لیکن کیا روس چیچن مسلمانوں اور ان کے جذبہ حریت پر قابو پانے میں بھی کامیاب ہو جائے گا؟ یہ تقریباً ناممکن نظر آتا ہے۔ روس نے ۱۷۳۰ میں چیچنیا کی سرحد پر پہلی لڑائی کا آغاز کیا۔ دھیمی دھیمی رفتار سے ' جنگل صاف کیے ' آبادیاں اور گاؤں جلا دیے ' قازقوں کو لاکر آباد کیا ' قلعے تعمیر کیے لیکن ۱۲۵ سال بعد ' ۱۸۵۹ میں کہیں جاکر ' تحریک جہاد کو شکست دینے میں کامیاب ہوا۔ اس عرصہ میں امام منصور کی تحریک جہاد (۱۷۸۵) اور امام شامل (۱۷۹۹-۱۸۷۱ ' مدینہ منورہ) نے روسیوں کو ناکوں چنے چبوا دیے۔

صدیوں مسلمان قربانیاں دیتے رہے ' روس کے مظالم کبھی ہلکے نہ پڑے۔ قفقاز میں ' تاتارستان ہوں ' یا قفقاز کی دیگر مسلمان ریاستیں ' روس قتل و غارت ' اور بے گھر کر کے ' مسلمانوں کے وجود کو ختم کرنے میں لگا رہا۔ یہاں تک کہ اسٹالن نے ۱۹۴۴ میں ' بشمول چیچن ' ۶ مسلمان قوموں کے عورتوں ' بچوں ' بوڑھوں اور جوانوں کا نام و نشان مٹانے کے لیے ' ان کی آبادیوں کا گھیراؤ کیا ' ان کو آگ لگائی اور ۴۰ ہزار ویگنوں میں بھر کر تقریباً ۱۰ لاکھ مسلمانوں کو تتربتر کر دیا۔ پھر اس نے ۲۵ جون ۱۹۴۶ کو سپریم سوویت کے ایک حکم نامہ کے ذریعہ جمہوریہ چیچنیا کا وجود ہی نقشہ سے مٹا دیا ' اگرچہ ۹ جنوری ' ۱۹۵۷ کو کروش چیف کو اسے دوبارہ بحال کرنا پڑا۔ ان کا جرم کیا تھا؟ غداری۔ اس جرم کے

مرتکب کون تھے؟ ۸۰ فی صد عورتیں اور بچے ۲۰ فی صد بوڑھے مرد۔ جوان محاذوں پر روسی فوجوں میں شامل جرمنی کے خلاف لڑ رہے تھے۔ جب وہ محاذ سے واپس آئے 'ان کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا۔ جہاں غداری کا الزام بالکل ہی مضحکہ خیز تھا' وہاں "تحفظ" کے نام پر یہی ساری کارروائی کی گئی۔

جن مسلمانوں کے جذبہ اور وجود کو یہ سارے مظالم نہ بجھا سکے 'اور جنھوں نے زار روس کی فوجوں کو نصف صدی تک روکے رکھا' وہ یلتسن کی ناکارہ فوجوں کے قابو میں کیسے آجائیں گے؟

چیچن جہاد جاری رکھیں گے 'اور روس کو اپنی فاش غلطی کی بہت بھاری اور تباہ کن قیمت ادا کرنا پڑے گی۔ معیشت پہلے ہی خستہ اور زار و نزار ہے 'اس میں دراڑیں بڑھتی جائیں گی۔ سیاسی خلفشار پہلے ہی زیادہ ہے 'اب وہ مزید شکست و ریخت کا شکار بنے گا۔ جمہوریت کے قیام کے سنہرے خواب بکھر گئے ہیں۔ روس ایک ملک کا نام نہیں 'یہ ۸۹ نسلی ریاستوں کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی درجہ میں آزادی کی خواہاں ہے۔ ان کو متحد رکھنا مشکل سے مشکل ہوتا جائے گا۔

لیکن اصل ٹائم بم تو خود قفقاز کا علاقہ ہے۔ اسی کے تصور سے' روس ہی نہیں سارا مغرب خائف ہے۔ ہفت روزہ اکنامسٹ (۱۴ جنوری ۹۵) نے سوال کیا ہے "اور کتنے دوسرے چیچنیا؟"۔ کتنے لوگوں کو معلوم ہے کہ چیچنیا سے متصل جنوبی ریاست داغستان میں اسلام کی خوشبو حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں پہنچ گئی تھی۔ دریائے اولگا کے کناروں پر ۶ ریاستیں ہیں جو قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں۔ باخترستان (آبادی ۴۰ لاکھ)' تاتارستان (۳۸ لاکھ)' اودومورطیا (۱۶ لاکھ)' موردوویہ (۱۰ لاکھ)' ماری ایل (۸ لاکھ) کال مانیکیا (۳ لاکھ)۔ ان کے پاس تیل ہے' مواصلات اور پائپ لائنیں ہیں' معدنیات کی بے حد وحساب دولت ہے 'اور--- تقریباً ۲ کروڑ مسلمان بھی ہیں (وسیع نسل کشی 'گھر بدری کے باوجود)۔ اگرچہ روسیوں کی نو آبادکاری کے ذریعہ ان کا تناسب ۴۰ تا ۶۰ فی صد کر لیا گیا ہے 'لیکن مسلمان اور ان کی روح جہاد! اس کا علاج کس کے پاس ہے۔ شمال میں کاریلیا 'کومی 'اور یاقوتیا کی ریاستیں بھی ہیں۔ وہ بھی آزادی کے لیے بے چین ہیں۔ چیچنیا کے شمال و جنوب میں چھوٹی چھوٹی ۶ مسلمان جمہوریتیں اس کے علاوہ ہیں' جہاں جہاد کی رو پھیلتی جارہی ہے۔ اکنامسٹ کے مطابق "روسی حملے کا بدترین نتیجہ یہ برآمد ہو سکتا ہے کہ پورے قفقاز میں جہاد کی آگ بھڑک سکتی ہے"۔

مغربی ممالک اگر مگرمچھ کے آنسو بہا رہے ہیں تو اس کی اصل وجہ یہی ہے--- چیچن مسلمانوں کا صفایا ہو جائے' روح جہاد بھڑکنے کا خطرہ نہ رہے 'اس سے زیادہ خوشی کی بات کیا ہو سکتی ہے۔ غم اس کا نہیں کہ روس گروزنی میں شہریوں کو وسیع پیمانہ پر ہلاک کر رہا ہے 'غم و غصہ اس کا ہے کہ روسی فوج اتنی نالائق اور نااہل کیوں ثابت ہوئی کہ یہ جنگ اتنی طویل ہو گئی۔ بوسنیا کی طرح چیچنیا میں بھی اب

ان کو عرصہ تک ایک نامکمل ایجنڈے اور ایک ادھورے کام سے نبٹنا ہو گا' اور دنیا کو دکھانے کو کچھ آنسو بھی بہانا ہوں گے۔ چیچنیا کو وہ روس کا علاقہ اور اس کا اندرونی معاملہ قرار دے چکے تھے۔ اس کا یہ حق بھی تسلیم کر چکے تھے کہ وہ اسے فوجی طاقت کے ذریعہ زیر کر لے۔ بس ایک ذرا سی شرط یہ تھی کہ خون ریزی اور تباہی ذرا ''زیادہ'' نہ ہو۔ روس نہ اپنا کام ٹھیک سے کر سکا' نہ اس شرط کا لحاظ رکھ سکا۔

یہ بات بھی ملحوظ رہنا ضروری ہے کہ مغرب کے بعض تجزیہ نگاروں کے نزدیک اب بھی مستقبل قریب میں اسے اصل خطرہ اسلام سے زیادہ روس اور چین سے ہے۔ برسوں کے دشمن کو' دوستی کا سارا دم بھرنے کے باوجود' واقعی دوست تو نہیں کہا جا سکتا۔ چیچنیا کے تیر سے دو شکار ہو گئے! ایک' مسلمان۔ دوسرے' خود روس۔ یلتسن کو غلط آدمی قرار دیا جا رہا ہے وہ شراب کے نشہ میں دھت رہتا ہے' قوت فیصلہ سے محروم ہے باڈی گارڈ اس کے پردہ میں حکومت کر رہے ہیں' وغیرہ وغیرہ۔ پھر اگر روس کی معیشت مزید تباہ ہو' سیاسی خلفشار پیدا ہو' وحدت منتشر ہو' تو یہ مزید فوائد ہوں گے۔

آیئے دو آنسو مسلمان حکمرانوں کی بے حسی' مغرب کی غلامی اور ملت کے مفادات سے بے وفائی پر بھی پڑھ لیں۔ آزاد چیچنیا کے صدر' جعفر دودائیف نے تمام مسلمان ممالک سے مدد کی اپیل کی۔ اس کا جواب انھیں روسی خبر رساں ایجنسی تاس کے ذریعہ یہ ملا۔ ''ہم چیچنیا میں متحارف فریقوں کے درمیان جنگ کو روس کا اندرونی معاملہ سمجھتے ہیں''۔ سب سے آگے بڑھ کر بولنے والے پاکستانی سفیر تنویر احمد خان تھے۔ "چیچنیا کی گتھی کو سلجھانا' صرف رشین فیڈریشن کا کام ہے''۔ پاکستانی وزارت خارجہ کو یہ یقین دہانی کرانے ہی سے فرصت نہیں کہ پاکستان مجاہدین کو کسی قسم کی مدد نہیں دے رہا' وہاں کوئی پاکستانی نہیں لڑ رہا۔ ترکی کی وزیراعظم ۵-۶ دسمبر کو بوڈاپسٹ میں یوروپین کانفرنس میں موجود تھیں' اس وقت تک روس فوجی کاروائی شروع کر چکا تھا' لیکن ان کو ایک لفظ چیچنیا میں روسی جارحیت کے خلاف کہنے کی توفیق نہ ہوئی۔ امام شامل نے بھی ۱۸۵۹ میں بالآخر ہتھیار اسی لیے ڈالے تھے کہ انھیں نہ ترکی سے مدد مل رہی تھی' نہ ایران سے۔

حرم رسوا ہوا پیر حرم کی کم نگاہی سے جوانان تتاری کس قدر صاحب نظر نکلے

چیچنیا کے مسلمانوں نے جس بے جگری سے روس کی بے پناہ قوت کا مقابلہ کیا ہے' جس ہمت اور حوصلہ سے اپنے گھر اور اپنی جانیں قربان کی ہیں' اس نے امت کے ضمیر میں امید کی ایک نئی شمع روشن کر دی ہے۔ دور افتادہ علاقوں میں' جن کے نام سے بھی عام مسلمان واقف نہیں' اسلام کا یہ جذبہ موج زن یہ جذبہ جہاد!

یہ کلی بھی اس گلستان خزاں منظر میں تھی ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی